مفت سلسلہ اشاعت نمبر 84

مترجم **محمد کریم سلطانی**

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : ایہا الولد (اے لختِ جگر)

مصنف : حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مترجم : حضرت علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی

ضخامت : ۶۴ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۸۴

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000

فون: 2439799

Website Address : www. ishaateislam.net

حروفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ...... تاریخ اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہیں جو محتاج تعارف نہیں...... دین اسلام کی خدمت کے حوالہ سے آپ کا نام گرامی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔

حضرت امام غزالی کا نام مبارک ....

محمد بن محمد غزالی ہے ....

آپ کی ولادت باسعادت 450 ھ میں ہوئی..........

آپ کی ولادت ضلع طوس کے ایک شہر طاہران میں ہوئی..........

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی...... یہ مرحلہ آپ کی زندگی کا مشکل مرحلہ تھا کیونکہ آپ کے والد گرامی قدر کا آپ کے بچپن میں انتقال ہو گیا تھا...... سلسلۂ تعلیم آپ نے اپنے اندرونی جذبہ سے متاثر ہو کر شروع کیا۔

وہ وقت بھی آیا جب آپ نے اپنے وطن کے مروجہ علوم حاصل کر لیے...... لیکن پھر بھی آپ کا سینۂ مبارک ہل من مزید کے نعرے لگاتا رہا...... بالآخر آپ حصول علم کے لیے نیشاپور پہنچے۔

نیشاپور میں آپ کے استاد گرامی...... امام الحرمین عالم اسلام کی **نامور علمی شخصیت** تھے...... آپ نے ان سے بھر پور استفادہ حاصل کیا...... **بلکہ علمی ذوق کی بناء پر** اپنے استاد محترم کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

استاد محترم امام الحرمین کے انتقال کے بعد آپ نے **نیشاپور کو خیر باد کہہ دیا**......

حضرت امام غزالی شاہ وقت نظام الملک کے دربار پہنچے ...... **تو وہاں سینکڑوں** صاحب علم و کمال موجود تھے...... لیکن آپ ان میں اپنی **علمی صلاحیت** کی بناء پر یوں چمکے جیسے تاروں میں چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ...... 484 ھ میں بڑی **عظمت و شان** سے سر زمین بغداد میں داخل ہوئے ...... اور مدرسہ نظامیہ کی مسند درس و **تدریس** پر **یوں فائز ہوئے** کہ خود مسند تدریس آپ پر فخر کرنے لگی...... **تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ** کا حلقہء اثر یوں وسیع ہوا کہ ...... سلطنت کے بڑے بڑے کام آپ کے **مشوروں کے بغیر** سرانجام نہ پاتے تھے۔

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کی بیعت :

تمام تذکرہ نگاروں نے **اس بات پر اتفاق کیا ہے** کہ ...... آپ نے عارف باللہ حضرت **خواجہ بو علی فارمدی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت کی**...... یہ وہ حضرت ہیں جن کی نگاہ کیمیا اثر نے ...... غزالی کو **قیل و قال کے کوچہ سے نکال کر عرفان الٰہی** کی دولت سے مالا مال کر دیا...... اس اللہ والے کی نگاہ نے **غزالی کو وہ سچا موتی بنادیا کہ** جو...... آج بھی اسلام کے گلے میں پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔

اللہ والے کی نگاہ...... دل و جاں میں انقلاب برپا کر گئی...... قیل و قال کی دنیا بڑی وسیع ہے...... لیکن جب حقیقت کی آنکھ کھلی تو...... وہ شاہراہ نظر آئی جس پر حضور سید العالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے قدمین شریفین کے انوار چمک رہے تھے...... غزالی کو یہ منظر کیا نظر آیا کہ ...... قیل و قال کی دنیا ایک سراب نظر آئی...... اسے چھوڑ کر حق کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

سالہا سال تک اسی عالم میں رہے......

اب غزالی......

قطرہ سے سمندر بن چکا تھا......

جس میں نہ ختم ہونے والے موتی و جواہرات موجود تھے......

زرہ سے آفتاب بن چکا تھا......

جس کی نور بھری کرنیں عالم کو حیات دے رہی تھیں......

الغرض......

دربار رسالت مآب ﷺ تک ایسی رسائی ہوئی...... حضور ﷺ کی دربانی کا ایسا شرف ملا کہ...... شاہان وقت آپ کی گرانی کو ترس گئے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی امت کے علم و کمال سے آگاہ کرنا چاہا...... تو غزالی ہی کو پیش کیا......

اسی لیے شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ......

امام غزالی کو اللہ تعالیٰ نے صدیقیت کبریٰ کا منصب عطا فرمایا تھا۔

آخر یہ اسلام کا نیر تاباں...... 14 جمادی الثانی 505 ھ کو داعی اجل کو لبیک کہتا ہوا...... اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔

آپ کی یادگار...... آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی...... لیکن علمی کتب کی صورت میں آپ وہ یادگار چھوڑ گئے کہ...... رہتی دنیا تک آپ کا نام روشن رہے گا۔

آپ کی یادگار کتب میں......

احیاء العلوم الدین...... سر فہرست ہے......

اسے پڑھ کر انسان کو اپنی حقیقت سے آگاہی ہوتی ہے اور...... اس کی نگاہوں کے سامنے اس کا مقصد تخلیق بھی آجاتا ہے۔

یہ کتاب دنیائے اسلام کی بے نظیر کتاب ہے......

ایھاالولد :

زیر نظر کتاب آپ کی جانب سے پند و نصائح پر مشتمل ہے......

کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ...... آپ کا کوئی شاگرد جسے آپ بچوں کی طرح **چاہتے تھے**...... **اور اسے بیٹوں** سے کم درجہ نہ دیتے تھے...... اس نے آپ سے نصیحتوں کی درخواست **کی اور چند** سوالات بھی پوچھے...... آپ نے ان سوالات کے جوابات اپنی شان کے **مطابق دیے ہیں۔**

یہ جوابات آج بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے کل تھے......

اس رسالہ ایھاالولد کا آسان اور سادہ ترجمہ کر دیا گیا ہے......

شاید کسی بھائی کی اس مبارک رسالہ پر نظر پڑ جائے اور...... اللہ تعالیٰ اس رسالہ کی برکت سے اسے صراط مستقیم پر چلنا نصیب کر دے تو...... یہ میری بخشش و نجات کا ذریعہ بن جائے۔

و ما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

و صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و الہ و سلم

محمد کریم سلطانی

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان زیر نظر کتاب جو امام غزالی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے اور جس کا آسان اور سہل ترجمہ حضرت علامہ مولانا محمد کریم سلطانی صاحب مدظلہ العالی صاحب نے فرمایا ہے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 84 ویں کڑی کے طور پر پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ جلالت میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے صدقے و طفیل ہماری اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں حضرت امام غزالی کے نقوش پا پر گامزن فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب سنی مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور ان کی قبر پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں فرمائے نیز اللہ تبارک و تعالیٰ، مترجم حضرت علامہ محمد کریم سلطانی صاحب کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اور انہیں یوں ہی تادیر مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے محبّ عزیز جان پدر!

اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی توفیق کے ساتھ...... آپ کی عمر دراز کرے......اور ......اپنے پیاروں کے راستہ پر چلنا نصیب کرے۔

جان لیجئے!

منشور نصیحت تو...... معدن رسالت ﷺ سے فیض لے کر لکھا جاتا ہے......اگر آپ کے پاس کان نبوت ﷺ سے پندو نصیحت پہنچ چکی ہے...... تو میری نصیحت کی آپ کو کیا ضرورت۔

اور......اگر بارگاہ نبوت ورسالت ﷺ سے آپ تک کوئی پندو نصیحت نہیں پہنچی ...... تو مجھے یہ توبتاؤ کہ تم نے عمر کے گزرے ہوئے سالوں میں کیا حاصل کیا ہے۔

جان پدر!

حضور ﷺ نے اپنی امت کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں......ان میں سے ایک یہ ہے :

علامة اعراض اللّٰه تعالیٰ عن العبد اشتغاله بما لایعنیه

بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا......اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے......اپنا رخ انور پھیر لیا ہے۔

ان امرا ذهبت ساعة من عمره فی غیر ماخلق له لجدیر ان تطول علیه حسرته

جس **مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ** نے انسان کو پیدا فرمایا ہے......اگر اس کی زندگی کی ایک ساعت......اس **مقصد کے علاوہ گزر گئی**...... تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر...... عرصۂ حسرت دراز **کر دیا جائے**۔

ومن جاوز الاربعین ولم یغلب خیره شره فلیتجهز الی النار

اور جس کی عمر چالیس سے تجاوز کر جائے......اور اس کا خیر اس کے شر پر غالب نہ آئے...... **تو اسے آگ میں جانے کی تیاری کرنی چاہئے**۔

اہل علم و دانش کے لئے اتنی نصیحت ہی کافی ہے

جان پدر!

نصیحت کرنا آسان ہے......اور اس پر عمل کرنا مشکل ہے...... کیوں کہ خواہشات نفس کے پیروکار کا مزاج کڑوا ہوتا ہے......(اور حق بات اسے کڑوی محسوس ہوتی ہے)...... جن باتوں کے کرنے سے اللہ نے منع فرمایا ہے......اسے ان باتوں کا کرنا بڑا پسند ہوتا ہے...... خصوصاً وہ آدمی اس مرض میں زیادہ گرفتار ہے...... جو رسمی علوم کا طالب......اپنے نفس کی شان بڑھانے میں مشغول......اور مناقب دنیا کے حصول میں مگن ہو......کیوں کہ وہ اس گمان فاسد میں مبتلا ہے کہ ...... صرف علم کا حصول اس کی نجات......اور عذاب الٰہی سے خلاصی کے لئے کافی ہے...... اور اسے شریعت مطہرہ پر عمل کی کوئی ضرورت نہیں...... اور یہ اعتقاد فاسد...... فلاسفہ کا اعتقاد ہے۔

سبحان اللہ......! اسے اتنا بھی علم نہیں کہ جب اس نے علم حاصل کیا......اور اس پر عمل نہ کیا...... تو یہ علم قیامت کے دن......اس کے خلاف زبردست حجت ہوگا۔

جیسے حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لاینفعه اللّٰه بعلمه

قیامت کے دن لوگوں میں اس عالم کو بہت سخت عذاب ہوگا...... جس نے اپنے علم سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا...... (یعنی علم پر عمل نہ کیا)

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس اللہ روحہ کو وصال مبارک کے بعد خواب میں دیکھا گیا...... اور آپ سے پوچھا گیا۔

اے ابو القاسم! بتایئے کیسی بیتی...... ؟

آپ نے ارشاد فرمایا...... !

طاحت العبارات و فنیت الاشارات و ما نفعنا الا رکعات **رکعنا فی اللیل**

عبارتیں کام نہ آئیں...... اشارات فانی محسوس ہوئے...... **ہاں رات کی تنہائیوں** میں جو چند رکعات نماز تہجد پڑھی تھیں...... انھوں نے **کام کر دکھایا۔**

جان پدر!

اعمال صالحہ سے تہی دامن اور احوال سے خالی نہ رہنا...... **اور اس بات کا یقین رکھنا** کہ...... صرف علم...... (علم صالح کے بغیر) دستگیری نہیں **کرے گا۔**

اس کو اس مثال سے سمجھئے :

اگر ایک آدمی جنگل میں ہو...... اور اس کے پاس دس عدد **عمدہ تلواریں اور دیگر** اسلحہ ہو...... وہ آدمی شجاع اور فنون حرب کا ماہر ہو...... **ایک قوی الجثہ اور خوفناک** شیر اس پر حملہ کر دے۔

تو تیرا کیا خیال ہے کہ...... !

استعمال و ضرب کے بغیر اسلحہ کی موجودگی...... اس کو شیر کے حملہ سے بچا سکتی ہے۔

سن لیجئے...... !

یہ بات تو بدیہی ہے کہ...... اسلحہ کے استعمال و ضرب کے بغیر...... اس شیر کے حملہ سے نہیں بچا جا سکتا...... ایسے ہی اگر کوئی آدمی ایک ہزار علمی مسئلہ خود پڑھے...... یا اسے کوئی پڑھائے تو جب تک اس پر عمل نہیں کرے گا...... اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اس مسئلہ کو ایک اور مثال سے سمجھئے :

ایک آدمی کو تپش ہو اور وہ صفراوی مرض میں مبتلا ہو...... اس کا علاج سکنجبین اور **کشکاب** سے ہے تو جب تک وہ ان کو استعمال نہیں کرے گا اس کا مرض کیسے ختم ہوگا۔

گرمی دو ہزار بار پیمائی
تا مئی نخوری نبا شدت شیدائی

اے جان پدر...... !

اگر تو سو سال تک علم پڑھے...... اور ایک ہزار کتابیں ازبر کر لے تو سن لے جب تک تو اس علم پر عمل نہیں کرے گا...... اللہ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

اور نہیں ملتا انسان کو مگر وہی کچھ جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتا ہے :

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا

پس جو اپنے رب سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ **عمل صالح** اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

یہ جزاء ہے اس کی جو وہ دنیا میں **عمل** کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً ۝ خَالِدِیْنَ فِیْهَا لاَ یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلاً ۝

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لئے فردوس کی جنتیں رہائش گاہیں ہوں گی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اور ان جنتوں سے پلٹ کر کسی اور جگہ جانا نہ چاہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا

مگر وہ خوش نصیب جس نے توبہ کی اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا اور **عمل صالح کو اختیار** کیا (یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے)

ان احادیث مقدسہ کے بارے میں کیا خیال ہے ...... ؟

بنی الاسلام علی خمس: **شهادة** ان لا اله الا اللّٰه وان محمدا رسول اللّٰه

واقام الصلاة وایتاء الزکوة وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیه سبیلا

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے :

(۱) گواہی دینا کہ ...... اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور (حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز کو ...... تمام حقوق سے ادا کرنا۔

(۳) زکوٰۃ ...... ادا کرنا۔

(۴) رمضان المبارک ...... کے روزے رکھنا۔

(۵) جسے حج بیت اللہ کی استطاعت ہو ...... اس کا حج ادا کرنا۔

الایمان قول باللسان و تصدیق بالقلب وعمل بالارکان

ایمان ...... اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے اور ...... **عمل** بالارکان (سے ایمان میں قوت وجلاء پیدا ہوتی ہے)

اعمال کی دلیلیں تو گنتی وشمار سے زائد ہیں ...... اگرچہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جنت میں پہنچے گا ...... لیکن کب ...... ؟ جب وہ اپنے آپ کو اس کی مسلسل اطاعت وعبادت سے رحمت و فضل کا مستحق ٹھہرائے گا ...... کیوں کہ :

اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ .... !

صرف ایمان کے سبب ...... جنت میں پہنچ جائے گا۔

ہم جواباً کہیں گے ...... !

ہاں ...... ! پہنچ تو جائے گا مگر کب .... ؟

کتنی مشکل گھاٹیاں ہیں...... جو اس راستے میں حائل ہیں...... ان مشکل گھاٹیوں میں پہلی گھاٹی تو...... خود ایمان کی گھاٹی ہے۔

یہ ڈر تو ہمیشہ رہتا ہے کہ :

زندگی کی گزرگاہ میں...... کیا وہ ایمان کے چھن جانے سے **محفوظ رہتا ہے**...... اگر اس کا ایمان محفوظ رہ بھی گیا تو...... جب جنت میں **جائے گا تو**...... مفلس جنتی کہلائے گا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا......

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا :

اے میرے بندو......! میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت تقسیم کرلو۔

اے جان پدر!

سن لے جب تک تو عمل نہیں کرے گا **اجر نہیں پائے گا۔**

بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی ستر سال تک عبادت کی...... اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ...... اس کو فرشتوں کے سامنے مزید نکھار دے...... پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اس کی طرف بغرض امتحان بھیجا اور فرمایا کہ...... اے فرشتے اس عبادت گزار کو کہہ دے کہ تو اس طویل عبادت کے باوجود جنت کا مستحق نہیں ہے...... جب فرشتہ اس عابد تک پہنچا اور اللہ کا پیغام پہنچایا تو اس عابد نے کہا۔

ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور...... ہمیں یہی سزاوار ہے کہ ہم اسی کی

عبادت کرتے رہیں...... (باقی خالق کی مرضی ہے جنت دے یا نہ دے)۔

جب فرشتہ اللہ کی بارگاہ میں واپس حاضر ہوا......

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا......

میرے بندے نے کیا کہا ہے......؟

فرشتہ نے عرض کی......

الٰہی......! جو اس نے جواب دیا اسے تو بہتر جانتا ہے......

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

جب وہ ہمارا بندہ کسی بھی حالت میں...... ہماری عبادت سے منہ نہیں موڑتا...... تو ہم اس درجہ لطف و کرم کے باوجود...... اس سے کیسے اعراض کر سکتے ہیں۔

اے میرے فرشتو......! گواہ ہو جاؤ میں نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا و وزنوا اعمالکم قبل ان توذنوا

اپنے نفسوں کا خود حساب کیا کرو...... قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے...... اور اعمال کا خود وزن کیا کرو قبل اس کے اعمال تولے جائیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

من ظن انه بدون الجهد يصل فهو متمن ومن ظن انه ببذل الجهد يصل فهو مستغن

جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اعمال صالحہ کی محنت و مشقت کے بغیر جنت میں پہنچ

جائے گا...... پس وہ جھوٹی امیدیں باندھنے والا ہے......اور جس نے یہ گمان کیا کہ
وہ صرف اپنے اعمال کی مشقت سے جنت میں پہنچ جائے گا...... تو پس وہ اپنے آپ
کو اللہ کی رحمت سے مستغنی سمجھ بیٹھا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے :

طلب الجنة بلا عمل ذنب من الذنوب

عمل صالح کے بغیر جنت طلب کرنا بذات خود ایک گناہ ہے

اور غالباً آپ ہی کا ارشاد ہے :

علامة الحقيقة ترك ملاحظة العمل لاترك العمل

طریقت و حقیقت کی علامت :

عمل پر اترانا ترک کرنا ہے......نہ کہ عمل ترک کرنا ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه
هواها و تمنى على الله

دانا و بینا وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے......اور موت کے بعد شروع ہونے والی
زندگی کے لئے عمل کرے۔
اور احمق وہ ہے......جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کا غلام بنالے...... اور اللہ پر
جھوٹی امیدیں باندھے۔

اے جان پدر!

کتنی ہی راتیں تو نے تکرار علم اور مطالعہ کتب میں جاگ کر گزاریں اور...... ان

راتوں میں اپنے نفس پر نیند کو حرام قرار دیا...... مجھے معلوم نہیں......اس کا سبب
کیا تھا......؟
اگر ان شب بیداریوں میں تیری نیت...... متاع دنیا کا حصول اور اس کے ساز و
سامان پر قبضہ کرنا......دنیا کے مناصب اور عہدوں کو پانا......اور اپنے اقران و
امثال پر فخر و مباہات کرنا ہے......
تو تیرے لئے بربادی ہے...... تیرے لئے بربادی ہے......
اور اگر......
ان شب بیداریوں میں تیری نیت......
نبی کریم ﷺ کی شریعت بیضا کا احیاء......اپنے اخلاق و کردار کو نبی کریم ﷺ کے
اخلاق میں ڈھالنا......اور نفس امارہ......جو برائی کا حکم دیتا ہے......اس پر کاری
ضرب لگانا ہے تو......
تیرے لئے مبارک ہے......اور تیرے لئے در جنت کھلا ہے۔

سهر العيون لغير وجهك ضائع
و بكائهن لغير فقدك باطل

اے اللہ......! تیری ذات کے علاوہ...... آنکھوں کا جاگتے رہنا بے کار ہے......اور
تیرے علاوہ...... کسی اور کے فراق میں ان آنکھوں کا رونا...... باطل ہے۔

اے جان پدر!

عش ما شئت فانك ميت واحبب من شئت فانك مفارقه
واعمل ماشئت فانك مجزى به

جیسے چاہے زندگی گزار لے ...... لیکن سن لے ...... ایک دن تجھے مرنا ہے اور ...... جس سے چاہے محبت کی پینگیں بڑھالے ...... آخر اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہے عمل کر لے ...... لیکن سن لے تجھے ہر عمل کی جزا ملنے والی ہے۔

اے جان پدر!

علم کلام و خلاف ...... علم طب و دوا ...... علم دین و اشعار ...... علم نجوم و عروض اور ...... علم نحو و صرف (جو تو نے دنیاوی فوائد اور ...... اپنے ہم مشرب افراد سے صرف مجادلہ کے لئے) حاصل کئے ......

تو بتا ......

اللہ ذوالجلال والاکرام کی مخالفت کرتے ہوئے ...... اپنی عمر کا قیمتی حصہ ضائع کرنے کے علاوہ ...... تجھے کیا حاصل ہوا ......!

میں نے انجیل کا مطالعہ کیا ...... وہاں لکھا ہوا پایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

من ساعة يوضع الميت على الجنازة الى ان يوضع على شفير القبر
يسال اللّٰه بعظمته منه اربعين سؤالا أوله يقول

عبدی!

طهرت منظر الخلق سنين وما طهرت منظرى ساعة
وكل يوم ينظر فى قلبك يقول اللّٰه تعالىٰ: ما تصنع لغيرى وانت محفوف
بخيرى! اما انت اصم لاتسمع؟

میت کو جنازہ کی چارپائی پر رکھنے سے لے کر اس کے کنارۂ قبر تک پہنچنے تک ......

اللہ تعالیٰ اپنی عظمت و جلال سے ...... اس سے چالیس سوال کرتا ہے۔

پہلا سوال :۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ......

اے میرے بندے!

تو مخلوق کو حسین نظر آنے کے لئے ...... اپنا ظاہر کتنے سال سنوارتا رہا ...... لیکن جس چیز پر میری نظر ہوتی ہے ...... یعنی دل اسے تو نے ایک لمحہ بھی پاک نہ کیا۔

اے انسان!

اللہ تعالیٰ ہر روز تیرے دل کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے۔

تو میرے غیر کے لئے اتنا آراستہ ہوتا ہے ...... تجھے میرے غیر سے کیا سروکار ...... ؟ تو تو میرے خیر و کرم سے ...... مکمل لپٹا ہوا ہے۔

کیا تو بہرہ ہے ...... اللہ کے اس فرمان کو نہیں سنتا ......

اے جان پدر!

علم بغیر عمل کے جنون و دیوانگی ہے ...... اور عمل بغیر علم کے کچھ بھی نہیں گوش ہوش سے سن لے۔

صرف علم، دنیا میں تجھے معاصی سے دور نہیں کر سکتا ...... اور نہ ہی تجھے اطاعت و بندگی تک اٹھا کر لے جاتا ہے ...... اسی طرح صرف رسمی علم تجھے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکے گا۔

اگر آج تو نے عمل نہ کیا اور گزرے ہوئے دنوں کا تدارک نہ کیا ...... تو کل قیامت کے دن کہتا پھرے گا۔

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

ہمیں دنیا میں واپس کردے...... ہم صالح عمل کریں گے

تو جواباً کہا جائے گا......

اے احمق......! تو وہیں سے تو آرہا ہے۔

اے لخت جگر!

اپنی روح میں ہمت و طاقت پیدا کر...... اور اپنے نفس کو (**جو بدی کا سرچشمہ ہے**) ...... ہزیمت و ضعف سے دوچار کر...... اور موت کو ہر وقت **اپنے بدن میں محسوس** کر...... کیوں کہ تیری منزل قبر ہے...... اور قبرستان والے ہر لحہ تیرا انتظار کرتے ہیں کہ...... **تو کب ان کے پاس پہنچے گا**...... خبردار! خبردار! کہیں ان کے پاس...... زاد سفر کے بغیر نہ پہنچ جانا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

هذه الاجساد قفس الطيور واصطبل الدواب

یہ جسم پنجرے ہیں...... پرندوں کے لئے (ایسی روحوں کے لئے جو ہر لحہ حظیرہ قدس کی جانب پرواز کے لئے بے تاب ہیں) یا یہ جسم اصطبل ہیں...... جانوروں کے لئے (ایسی روحوں کے لئے جنہوں نے پرواز کی صلاحیت کو از خود ختم کردیا اور اب وہ ڈنگروں کی طرح...... ہر لحہ چرنے کے لئے بے قرار ہیں)۔

پس اے انسان!

اپنی ذات میں **غور کر**...... ان دونوں سے تو کس میں سے ہے......؟ اگر تو عالم بالا کی

جانب بیتاب پرواز پرندوں سے ہے...... تو جب تو......

اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ

اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔

کی مسحور کن آواز سنے گا...... تو فوراً بلندی کی طرف محو پرواز ہوگا...... یہاں تک کہ تو جنات الفردوس کے بلند وبالا برجوں پر آشیاں نشیں ہوگا......

جیسے حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ

حضرت سعد بن معاذ کی موت سے...... عرش رحمان...... فرحت و شادمانی سے جھوم اٹھا۔

اور...... اللہ کی پناہ مانگ کہ...... تیرا شمار جانوروں میں ہو...... جیسے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

وہ بدنصیب ڈنگروں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر

پس...... ایسی صورت میں بے خوف نہ ہو کہ...... تجھے گھر کی چار دیواری سے جہنم کے پینڈے میں جانا پڑے گا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں...... ٹھنڈے پانی کا مشروب پیش کیا گیا...... پس جب آپ نے پیالا پکڑا...... تو آپ پر غشی طاری ہوگئی اور...... وہ پیالا آپ کے دست مبارک سے نیچے گر گیا...... جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ سے عرض کی گئی۔

یاباسعید! آپ کو کیا ہوا......؟

فرمایا :

مجھے اہل نار کی تمنا یاد آگئی......جب وہ اہل جنت سے کہیں گے۔

اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

تھوڑا سا پانی ہمیں بھی دے دو......اور جو اللہ نے تمہیں نعمتیں دی ہیں......ان میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔

اے لخت جگر!

اگر صرف رسمی علم ہی تجھے کفایت کر جاتا......اور عمل کی تجھے احتیاج نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی یہ ندا سحری کے وقت :

هل من سائل؟ هل من مستغفر؟ هل من تائب

☆ ہے کوئی سوال کرنے والا ؟

☆ ہے کوئی گناہوں سے معافی مانگنے والا ؟

☆ ہے کوئی توبہ کرنے والا......؟

فضول ہوتی......اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہوتا......

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی......ایک جماعت نے...... حضور رسول اللہ ﷺ کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما......کا تذکرہ کر دیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

نعم الرجل هو لو كان يصلى بالليل

اگر وہ رات کو **نماز تہجد** ادا کرے تو بہت اچھا آدمی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے......اپنے اصحاب میں ایک آدمی سے فرمایا......!

اے فلاں!

لاتكثر النوم بالليل فان كثرة النوم بالليل تدع صاحبه فقيرا يوم القيامة

رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیوں کہ......رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت کے دن......فقیر بنا دیتا ہے۔

اے لخت جگر!

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

رات کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کیا کرو۔

یہ امر ہے......(اللہ کا حکم ہے)

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

وہ خوش نصیب لوگ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں......یہ شکر ہے۔

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

کیا کمال لوگ ہیں سحری کے وقت استغفار کرنے والے......یہ ذکر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

ثلاثة اصوات يحبها الله تعالىٰ صوت الديك و صوت الذى يقرء القران و صوت المستغفرين بالاسحار۔

تین آوازوں کو اللہ تعالیٰ بڑا محبوب رکھتا ہے :

(۱) دیک کی آواز......(یہ آواز نماز کے لئے جگاتی ہے)

(۲) اس آدمی کی آواز جو...... قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

(۳) سحری کے وقت استغفار کی آواز۔

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

ان للّٰہ تعالیٰ ریحا تھب بالاسحار تحمل الاذکار والاستغفار الی الملک الجبار۔

بے شک...... اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ایک ایسی ہوا ہے...... (جو دنیاوی ہوا سے مختلف ہے) سحری کے وقت چلتی ہے...... ذکر الٰہی اور استغفار کو اٹھا کر بادشاہ مطلق اللہ الجبار کی بارگاہ میں پہنچا دیتی ہے۔

یہ بھی ارشاد فرمایا :

اذا کان اول اللیل ینادی مناد من تحت العرش : الا لیقم العابدون فیقومون و یصلون ماشاء اللّٰہ ثم ینادی مناد فی شطر اللیل : الا لیقم القانتون فیقومون و یصلون الی السحر فاذا السحر ینادی مناد : الا لیقم المستغفرون فیقومون و یستغفرون فاذا طلع الفجر ینادی مناد لیقم الغافلون فیقومون من فروشھم کالموتی نشروا من قبورھم

جب رات کا پہلا حصہ آتا ہے...... تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

خبردار......! عبادت گزار کھڑے ہو جائیں۔

پس عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں...... جتنی دیر تک اللہ چاہتا ہے...... عبادت کرتے رہتے ہیں۔

جب آدھی رات گزر جاتی ہے...... تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

خبردار......! اطاعت گزار کھڑے ہو جائیں۔

پس اطاعت گزار اپنے اپنے بستروں سے اٹھتے ہیں اور سحری تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

جب سحری کا وقت آتا ہے تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

خبردار! اب استغفار کرنے والے اٹھ کھڑے ہوں۔

پس استغفار کرنے والے اٹھتے ہیں اور...... استغفار میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

پس...... جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

اب غافل کھڑے ہو جائیں۔

پس غافل اپنے بستروں سے یوں اٹھتے ہیں...... جیسے مردے اپنی قبروں سے نکلیں گے۔

اے لخت جگر :

حضرت لقمان حکیم کی وصیتوں میں ہے کہ آپ نے...... اپنے فرزند ارجمند کو فرمایا :

یا بنی ! لا یکونن الدیک اکیس منک ینادی بالاسحار وانت نائم

اے میرے پیارے بیٹے :

ایسا نہ ہو کہ مرغ تجھ سے زیادہ عقل مند ثابت ہو...... وہ تو سحری کو آواز پر آواز لگائے اور تو نیند کے مزے لے رہا ہو۔

کسی شاعر نے کیا عمدہ کہا ہے :

لقد هتفت في جنح ليل حمامة
على فنن وهنا وانی لنائم
كذبت و بيت الله لو كنت عاشقا
لما سبقتني بالبكاء الحمائم
و ازعم انی هائم ذو صبابة
لربی فلا ابکی و تبکی البهائم

رات کی گھڑیوں میں فاختہ ..... شاخ پر بیٹھی آوازیں لگا رہی ہے ..... اور میں خواب غفلت کے مزے لے رہا ہوں۔

مجھے رب کعبہ کی قسم ..... میں اپنے دعووں میں جھوٹا ہوں ..... اگر میں اللہ تعالیٰ کا عاشق صادق ہوتا ..... تو فاختہ رونے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاتی۔

مجھے اپنے بارے میں گمان تھا کہ ..... میں اللہ سے محبت کرنے والا اور ..... اس کے عشق میں سودائی ہوں ..... لیکن یہ سارا گمان فاسد ہے کیونکہ جانور روتے ہیں اور مجھے رونا بھی نہیں آتا۔

اے لخت جگر!

اس ساری گفتگو کا مدعا یہ ہے کہ ..... تجھے معلوم ہو جائے کہ ..... عبادت و اطاعت کیا چیز ہے۔

سن لیجئے!

اطاعت و عبادت ..... حضور نبی کریم ﷺ کی اوامر و نواہی میں قول و فعل سے

سن لیجئے......!

یہ بات تو بدیہی ہے کہ ...... اسلحہ کے استعمال و ضرب کے بغیر ...... اس شیر کے حملہ سے نہیں بچا جا سکتا ...... ایسے ہی اگر کوئی آدمی ایک ہزار علمی مسئلہ خود پڑھے ...... یا اسے کوئی پڑھائے تو جب تک اس پر عمل نہیں کرے گا ...... اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اس مسئلہ کو ایک اور مثال سے سمجھئے :

ایک آدمی کو تپش ہو اور وہ صفراوی مرض میں مبتلا ہو ...... اس کا علاج سکنجبین اور کشکاب سے ہے تو جب تک وہ ان کو استعمال نہیں کرے گا اس کا مرض کیسے ختم ہوگا۔

گرمی دو ہزار بار پیمائی
تا مئی نخوری نبا شدت شیدائی

اے جان پدر......!

اگر تو سو سال تک علم پڑھے ...... اور ایک ہزار کتابیں ازبر کر لے تو سن لے جب تک تو اس علم پر عمل نہیں کرے گا ...... اللہ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

اور نہیں ملتا انسان کو مگر وہی کچھ جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتا ہے :

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا

پس جو اپنے رب سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ عمل صالح اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

جَزَاءً م بِمَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ

یہ جزاء ہے اس کی جو وہ دنیا میں عمل کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً o خَالِدِيْنَ فِيْهَا لاَ يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلاً o

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لئے فردوس کی جنتیں رہائش گاہیں ہوں گی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اور ان جنتوں سے پلٹ کر کسی اور جگہ جانا نہ چاہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

اِلاَّ مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا

مگر وہ خوش نصیب جس نے توبہ کی اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا اور عمل صالح کو اختیار کیا (یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے)

ان احادیث مقدسہ کے بارے میں کیا خیال ہے...... ؟

... الاسلام على خمس: شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

واقام الصلاة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت من استطاع اليه سبيلا

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے :

(۱) گواہی دینا کہ ......اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور (حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز کو...... تمام حقوق سے ادا کرنا۔

(۳) زکوٰۃ......ادا کرنا۔

(۴) رمضان المبارک...... کے روزے رکھنا۔

(۵) جسے حج بیت اللہ کی استطاعت ہو......اس کا حج ادا کرنا۔

الایمان قول باللسان و تصدیق بالقلب و عمل بالارکان

ایمان ......اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے اور ...... عمل بالارکان (سے ایمان میں قوت و جلاء پیدا ہوتی ہے)

اعمال کی دلیلیں تو گنتی و شمار سے زائد ہیں......اگرچہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت میں پہنچے گا......لیکن کب...... ؟ جب وہ اپنے آپ کو اس کی مسلسل اطاعت و عبادت سے رحمت و فضل کا مستحق ٹھہرائے گا...... کیوں کہ :

اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ .... !

صرف ایمان کے سبب...... جنت میں پہنچ جائے گا۔

ہم جواباً کہیں گے...... !

ہاں...... ! پہنچ تو جائے گا مگر کب...... ؟

کتنی مشکل گھاٹیاں ہیں......جو اس راستے میں حائل ہیں......ان مشکل گھاٹیوں میں پہلی گھاٹی تو......خود ایمان کی گھاٹی ہے۔

یہ ڈر تو ہمیشہ رہتا ہے کہ :

زندگی کی گزرگاہ میں......کیا وہ ایمان کے چھن جانے سے محفوظ رہتا ہے......اگر اس کا ایمان محفوظ رہ بھی گیا تو......جب جنت میں جائے گا تو...... مفلس جنتی کہلائے گا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا......

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا :

اے میرے بندو......! میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ اور......اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت تقسیم کر لو۔

اے جان پدر!

سن لے جب تک تو عمل نہیں کرے گا......اجر نہیں پائے گا۔

بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی ستر سال تک عبادت کی......اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ......اس کو فرشتوں کے سامنے مزید نکھار دے......پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اس کی طرف بغرض امتحان بھیجا اور فرمایا کہ......اے فرشتے اس عبادت گزار کو کہہ دے کہ تو اس طویل عبادت کے باوجود جنت کا مستحق نہیں ہے......جب فرشتہ اس عابد تک پہنچا اور اللہ کا پیغام پہنچایا تو اس عابد نے کہا۔

ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور......ہمیں یہی سزاوار ہے کہ ہم اسی کی

عبادت کرتے رہیں......(باقی خالق کی مرضی ہے جنت دے یا نہ دے)۔

جب فرشتہ اللہ کی بارگاہ میں واپس حاضر ہوا......

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا......

میرے بندے نے کیا کہا ہے......؟

فرشتہ نے عرض کی......

الٰہی......! جو اس نے جواب دیا اسے تو بہتر جانتا ہے......

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

جب وہ ہمارا بندہ کسی بھی حالت میں......ہماری عبادت سے منہ نہیں موڑتا......تو ہم اس درجہ لطف و کرم کے باوجود......اس سے کیسے اعراض کر سکتے ہیں۔

اے میرے فرشتو......! گواہ ہو جاؤ میں نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا و وزنوا اعمالکم قبل ان توذنوا

اپنے نفسوں کا خود حساب کیا کرو...... قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے......اور اعمال کا خود وزن کیا کرو قبل اس کے اعمال تولے جائیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

من ظن انه بدون الجهد يصل فهو متمن و من ظن انه ببذل الجهد يصل فهو مستغن

جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اعمال صالحہ کی محنت و مشقت کے بغیر جنت میں پہنچ

جائے گا...... پس وہ جھوٹی امیدیں باندھنے والا ہے...... اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ صرف اپنے اعمال کی مشقت سے جنت میں پہنچ جائے گا...... تو پس وہ اپنے آپ کو اللہ کی رحمت سے مستغنی سمجھ بیٹھا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے :

طلب الجنة بلا عمل ذنب من الذنوب

عمل صالح کے بغیر جنت طلب کرنا بذات خود ایک گناہ ہے

اور غالباً آپ ہی کا ارشاد ہے :

علامة الحقيقة ترك ملاحظة العمل لاترك العمل

طریقت و حقیقت کی علامت :

عمل پر اترانا ترک کرنا ہے...... نہ کہ عمل ترک کرنا ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها و تمنى على الله

داناوبینا وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے...... اور موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی کے لئے عمل کرے۔

اور احمق وہ ہے...... جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کا غلام بنالے...... اور اللہ پر جھوٹی امیدیں باندھے۔

اے جان پدر!

کتنی ہی راتیں تو نے تکرار علم اور مطالعۂ کتب میں جاگ کر گزاریں اور...... ان

راتوں میں اپنے نفس پر نیند کو حرام قرار دیا...... مجھے معلوم نہیں...... اس کا سبب کیا تھا......؟

اگر ان شب بیداریوں میں تیری نیت...... متاع دنیا کا حصول اور اس کے ساز و سامان پر قبضہ کرنا...... دنیا کے مناصب اور عہدوں کو پانا...... اور اپنے اقران و امثال پر فخر و مباہات کرنا ہے......

تو تیرے لئے بربادی ہے...... تیرے لئے بربادی ہے......

اور اگر......

ان شب بیداریوں میں تیری نیت......

نبی کریم ﷺ کی شریعت بیضا کا احیاء...... اپنے اخلاق و کردار کو نبی کریم ﷺ کے اخلاق میں ڈھالنا...... اور نفس امارہ...... جو برائی کا حکم دیتا ہے...... اس پر کاری ضرب لگانا ہے تو......

تیرے لئے مبارک ہے...... اور تیرے لئے در جنت کھلا ہے۔

سهر العيون لغير وجهك ضائع

و بكائهن لغير فقدك باطل

اے اللہ......! تیری ذات کے علاوہ...... آنکھوں کا جاگتے رہنا بے کار ہے...... اور تیرے علاوہ...... کسی اور کے فراق میں ان آنکھوں کا رونا...... باطل ہے۔

اے جان پدر!

عش ما شئت فانك ميت واحبب من شئت فانك مفارقه

واعمل ماشئت فانك مجزى به

جیسے چاہے زندگی گزار لے ......لیکن سن لے ......ایک دن تجھے مرنا ہے اور
......جس سے چاہے محبت کی پینگیں بڑھا لے...... آخر اس سے جدا ہونا ہے اور جو
چاہے عمل کر لے......لیکن سن لے تجھے ہر عمل کی جزا ملنے والی ہے۔

اے جانِ پدر!

علم کلام و خلاف...... علم طب و دوا...... علم دین و اشعار...... علم نجوم و عروض اور
...... علم نحو و صرف (جو تو نے دنیاوی فوائد اور ......اپنے ہم مشرب افراد سے
صرف مجادلہ کے لئے) حاصل کئے......

تو بتا......

اللہ ذوالجلال والاکرام کی مخالفت کرتے ہوئے ......اپنی عمر کا قیمتی حصہ ضائع
کرنے کے علاوہ...... تجھے کیا حاصل ہوا......!

میں نے انجیل کا مطالعہ کیا......وہاں لکھا ہوا پایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

من ساعة يوضع الميت على الجنازة الى ان يوضع على شفير القبر
يسال الله بعظمته منه اربعين سؤالا اوله يقول

عبدی!

طهرت منظر الخلق سنين وما طهرت منظرى ساعة
وكل يوم ينظر فى قلبك يقول الله تعالىٰ : ما تصنع لغيرى وانت محفوف
بخيرى! اما انت اصم لاتسمع؟

میت کو جنازہ کی چارپائی پر رکھنے سے لے کر اس کے کنارۂ قبر تک پہنچنے تک......

کیونکہ......

اللہ تعالیٰ تصنع اور بناوٹ کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے...... کلام میں تصنع اور حد
سے تجاوز باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے......

تذکیر و وعظ:

بندے کا آخرت کی آگ کو یاد کرنا......

خالق کی خدمت و عبادت میں اپنے نفس کی کوتاہیوں کو مدِ نظر رکھنا......اپنی
گزری ہوئی عمر جو اس نے لایعنی کاموں میں برباد کر دی میں غور و فکر اور پیش آنے
والی...... دشوار گزار منزلوں میں غور کرنا۔

اگر ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کیا بنے گا......؟

ملک الموت کی جان نکالنے کی کیفیت کیسی ہو گی......؟

کیا وہ منکر نکیر سوالوں کے جوابات بتانے پر قدرت رکھتا ہے......؟

قیامت اور مواقف قیامت میں جو اس کی حالت ہو گی...... کیا اس میں بہتری کا
اہتمام و انتظام کر لیا ہے......؟

کیا وہ صحیح و سالم پل صراط کو عبور کر جائے گا یا ہاویہ میں گر جائے گا......؟

پس بندے کے دل میں ان اشیاء کی یاد لگاتار آتی رہے......اور اسے بے قرار کرتی
رہے......

اس آگ کا جوش مارنا......اور ان مصائب و آلام کے نوحہ کو تذکیر کہا جاتا ہے

اللہ کی مخلوقات کو خبر دینا......

اور ان اشیاء پر مطلع کرنا......

ان کی کوتاہیوں اور ان کے افراط و تفریط پر انہیں متنبہ کرنا......

اور ان عیوب کو ان کی نظروں کے سامنے کر دینا......

تاکہ ......

اس آگ کی حرارت اہل مجلس کو پہنچے اور......

یہ مصائب و آفات انہیں بے قرار کر دیں......

تاکہ وہ حسب توفیق گزری ہوئی عمر کا تدارک کر سکیں......اور وہ دن جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر گذر گئے ......ان کے لیے باعث حسرت اور پشیمانی ہوں......

یہ تمام اشیاء اس طریقہ پر وعظ کہتا ہے......

تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں کہ ......

دریا میں طغیانی ہو اور طغیانی کا رخ کسی عزیز کے گھر کی جانب ہو......اور وہ عزیز اور اس کے اہل خانہ گھر میں موجود ہوں تو تو اس لمحہ کہے......

بچو بچو دریا کی خونخوار لہروں سے بھاگ جاؤ......

کیا اس ناگہانی آفت کے وقت تیرا دل یہ چاہے گا......کہ تو اپنے عزیز کو پُر تکلف عبارات، فصیح و بلیغ نکات و اشارات سے خبر دے یقیناً تیرا دل ایسا نہیں چاہے گا۔

پس یہی حال واعظ کا ہے اسے بھی چاہئے کہ ان باتوں سے یعنی پُر تکلف عبارات مسجع و مقفیٰ کلام اور فصیح و بلیغ نکات سے اجتناب کرے۔

۲۔ دوسری خصلت :

تیرے وعظ و نصیحت میں تیرا ارادہ اور خواہش یہ نہ ہو......کہ لوگ تیری مجلس

میں دوڑ کر آئیں......وجد ظاہر کریں......کپڑے پھاڑیں پھر یہ کہا جائے......

یہ مجلس بہت اچھی ہے......

کیونکہ یہ سب دنیا کے نشانِ راہ ہیں......اور ریاکاری کی علامات ہیں اور یہ چیز حق سے غافل ہونے کی بناء پر پیدا ہوتی ہے......

بلکہ مناسب یہ ہے کہ ......

تیرا عزم و ہمت ہو کہ تو لوگوں کو بلائے......

دنیا سے آخرت کی طرف......

معصیت (گناہ) سے اطاعت کی طرف......

حرص و لالچ سے زہد و بے رغبتی کی طرف......

بخل سے سخاوت کی طرف......

غرور و تکبر سے تقویٰ و طہارت کی طرف......

اور تو ان کے دل میں آخرت کی محبت ڈال دے......اور دنیا کو ان کی نظروں میں قابل نفرت بنا دے......

اور تو انہیں عبادت و زہد کے علم سے آراستہ کر دے......

کیونکہ انسانی طبعیتوں میں غلبہ ہے شریعت مطہرہ کی سیدھی راہ سے پھرنے کا ......اور ان امور میں کوشش کرنے کا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہیں......

اور بدروی اور بیہودہ عادات و اطوار میں مشغول ہونے کا......

ان احوال میں تجھ پر لازم ہے کہ تو......

انکے دلوں میں ہیبت ڈال دے......

انہیں ڈرا اور...... انہیں خبر دار کر ان خوفناک باتوں سے جو انہیں پیش آنے والی ہیں۔

ایسا کرنے سے شاید ان کے باطن کی صفات میں تبدیلی رونما ہو...... اور ان کے ظاہر کا معاملہ بھی تبدیل ہو...... اور وہ اللہ کی اطاعت میں حرص و رغبت کا مظاہرہ کریں...... اور معصیت (گناہ)، نافرمانی سے رجوع کا اظہار کریں ......

یہی وعظ و نصیحت کا طریقہ ہے......

ہر وہ وعظ جو...... ایسا نہ ہو وہ وعظ کہنے والے کے لیے اور ہر سننے والے کے لیے وبال ہے۔

بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے...... کہ وہ مختلف رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے جو مخلوق کو صراط مستقیم سے دور کر دیتا ہے اور انہیں ہلاکت کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے۔

پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے وعظ کہنے والے سے دور بھاگیں کیونکہ اس قسم کی بات کہنے والا ان کے دین میں...... اس طرح فساد پیدا کر دے گا کہ شیطان بھی اس جیسا فساد پیدا نہیں کر سکتا۔

جس کے بازوؤں میں قوت و طاقت ہو اس پر واجب و لازم ہے...... کہ وہ ایسے شخص کو، مسلمانوں کے منبر سے نیچے اتار دے اور اسے روک دے...... ان امور سے جو وہ سر انجام دیتا ہے......

کیونکہ ایسا کرنا امر بالمعروف اور نہی المنکر کے زمرہ میں داخل ہے......

امراء اور سلاطین سے میل جول رکھنا :

ایسے امور جن کو ترک کرنا ضروری ہے...... ان میں تیسرا امر یہ ہے...... امراء اور

سلاطین سے راہ و رسم نہ رکھا جائے ...... اور تو ان کو دیکھنا بھی گوارا نہ کرے...... کیونکہ ان کا دیکھنا، ان کی ہم نشینی اور ان سے راہ و رسم ...... اور روابط بہت بڑی آفت ہیں......

اگر تو ان امور میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے تو......

ان کی مدح و ثناء سے اپنے آپ کو دور رکھ ...... کیونکہ اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے جب فاسق و ظالم کی تعریف و توصیف کی جائے اور ...... جس نے ان ظالم امراء کی درازیٔ عمر کی دعا کی تو اس نے اپنے عمل سے اس بات کو پسند کیا کہ ...... زمین میں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔

امراء کے ہدیہ اور عطیہ کو قبول نہ کرنا :

ایسے امور جن کا ترک کرنا لازم ہے...... ان میں چوتھا امر یہ ہے ...... کہ امراء کے عطیات اور ان کے ہدایا کو قبول نہ کیا جائے ...... اور اگرچہ تجھے علم ہے کہ یہ مال حلال ہے کیونکہ ان کی جانب سے طمع و حرص دین کو برباد کر دیتی ہے کیونکہ اس سے مداہنت پیدا ہوتی ہے ان کی جانب رعایت اور ...... ان کے ظلم میں موافقت پیدا ہوتی ہے۔

یہ سب کچھ دین میں فساد ہے......

اس کا کم سے کم نقصان یہ ہے کہ ......

جب تو ان عطیات اور ہدایا کو قبول کرلے گا ...... اور ان کی دنیا سے نفع و فائدہ حاصل کرلے گا تو لازماً ان سے محبت کرے گا اور جو کسی سے محبت کرتا ہے......

اس کی درازیٔ عمر کا خواہاں ہوتا ہے اور بالضرورۃ اس کی بقا کا طلب گار ہوتا ہے......

اور ظالم کی بقاء میں محبت کرنا اللہ کی مخلوق پر اس کے ظلم کا ارادہ کرنا ہے......اور کائنات کو برباد کرنے کا ارادہ کرنا ہے۔

پس کون سی چیز ہے......جو اس سے زیادہ دین وعاقبت کو ضرر پہنچانے والی ہو......اور بچو، بچو اس بات سے کہ تو دھوکہ کھاجائے......شیاطین کی فریب کاریوں سے......

اور بچنا کہیں دھوکہ نہ کھاجانا بعض لوگوں کی اس بات سے کہ......افضل واولیٰ یہ ہے کہ تو ان سے درہم ودینار وصول کرے اور اسے تقسیم کرے......فقراء اور مساکین کے درمیان کیونکہ یہ لوگ مال خرچ کرتے ہیں فسق اور نافرمانی میں......

تیرا ضعیف اور کمزور مسلمانوں......کو مال ودولت خرچ کرنا ان اصحابِ معصیت پر خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

کیونکہ شیطان لعین نے......اس وسوسہ سے بہت سے لوگوں کی گردنوں کو کاٹ کر رکھ دیا......یعنی انہیں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

اور بھی بہت سے آفات ہیں......جنہیں ہم نے......احیاء العلوم الدین میں ذکر کر دیا پس ان امور کو وہاں تلاش کرو۔

اب ان چار امور کا ذکر ہوتا ہے......جن کا کرنا تیرے لئے بہت مناسب ہے۔

اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا :

وہ امور جن کو سرانجام دینا ضروری ہے ان میں پہلا یہ ہے کہ تو......

اپنے تمام معاملات کو......اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے......اس حیثیت سے کہ اگر تیرے ساتھ وہی......معاملہ تیرا غلام کرے......تو اس معاملہ میں اس سے راضی ہو جائے......اور تیرا دل اس پر تنگ نہ ہو اور نہ تجھے غیظ وغضب آئے۔

اور وہ بات جسے تو ناپسند کرتا ہے......کہ تیرا مجازی غلام تجھ سے کرے ایسی بات اللہ تعالیٰ کے لیے بھی کرنے سے خود باز رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو......تیرا حقیقی آقا ہے۔

جو اپنے لئے پسند ہے لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو :

دوسری بات یہ ہے کہ......

جب بھی تو لوگوں سے معاملہ طے کرنے لگے......تو ان سے اس طرح برتاؤ کر جس طرح تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ برتاؤ کریں۔

کیونکہ......

لا یکمل ایمان عبد حتی یحب لسائر الناس ما یحب لنفسه

بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا......جب تک وہ تمام لوگوں کے لیے وہی پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آخرت سنوارنے والا علم حاصل کرو :

تیسری بات یہ ہے کہ :

جب تو کوئی علم حاصل کرنا چاہے......یا کسی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہے تو تیرا علم و مطالعہ ایسا ہونا چاہئے......جو تیرے دل کی اصلاح کرے اور تیرے نفس کو طیب و طاہر کردے۔

جیسے......

اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ......تیری عمر صرف ایک ہفتہ ہے تو لازمی بات ہے......کہ تو اس وقت علم فقہ وخلاف، علم اصول، کلام اور ان جیسے علوم میں ہرگز مشغول نہیں ہوگا......کیونکہ تجھے علم ہے کہ یہ علوم اب تجھے کوئی فائدہ نہ دیں گے۔

جتنا تیرے پاس علم ہے اس پر عمل کرو...... تا کہ جس چیز کا تجھے علم نہیں وہ تجھ پر منکشف ہو جائے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے :

من عمل بما علم ورثه الله علم مالم يعلم

جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے ایسے علم کا وارث بنائے گا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔

اے لخت جگر !

آج کے بعد جو مشکل سوال پیش آئے مجھ سے مت پوچھنا مگر دل کی زبان سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔

حضرت خضر علیہ السلام کی نصیحت کی طرف توجہ دو......!

جب آپ نے فرمایا تھا :

فَلَا تَسْئَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ○

مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں خود آپ سے اس کا ذکر کر دوں۔

اے بیٹے !

جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ تو خود ان لمحوں کو پالے پھر تیرے لئے انکشاف

بلکہ......

تو اپنے دل کی نگرانی میں مشغول ہو جائے گا......

اپنے نفس کی صفات کو پہچانے گا......

تعلقات دنیا سے منہ موڑ لے گا......

اپنے نفس کو مذموم اخلاق سے پاک کر لے گا......

اور اللہ تعالیٰ کی محبت......اور اس کی عبادت میں مشغول ہو جائے گا اور اپنے نفس کو اوصاف حسنہ سے متصف کرے گا۔

الغرض......

بندے پر کوئی دن اور رات ایسا نہیں گزرتا مگر......اس بات کا امکان ہے کہ اس میں اس کی موت واقع ہو جائے۔

اے لخت جگر !

مجھ سے ایک اور بات سنو......اور اس میں خوب غور و فکر کرو اتنا غور و فکر کرو......

کہ تجھے نجات کی راہ مل جائے۔

اگر تجھے اطلاع دی جائے......بادشاہ وقت ایک ہفتہ کے بعد تجھ سے ملنے کے لئے آرہا ہے۔

تو مجھے معلوم ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ......

تو اس عرصے میں جس جس جگہ بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے......اس کی اصلاح اور درستگی میں مشغول ہو جائے گا مثلاً تو......

اپنے کپڑے صاف کرے گا، بدن کی دیکھ بھال کرے گا......

ہو جائے اور تو اپنی نظروں سے خود دیکھ لے۔

سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونَ

میں عن قریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس جلدی نہ کرنا

پس مجھ سے قبل از وقت سوال مت کرنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ تو وہاں تک نہیں پہنچ سکتا مگر سلوک سے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا

کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ وہ دیکھ لیتے

اے لخت جگر!

اللہ کی قسم! اگر تو سلوک طے کرلے گا تو ہر منزل میں عجائبات دیکھے گا۔ اپنی روح کو اس راہ میں فنا کردے۔ جان کی بازی لگادے کیونکہ اس امر کی اصل روح کا فنا کردینا ہے جان کی بازی لگادینا ہے۔

جیسے حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا تھا۔

ان قدرت على بذل الروح فتعال، والا فلا تشتغل بالترهات الصوفية

اگر تو جان کی بازی لگانے پر قدرت رکھتا ہے تو آجا بصورت دیگر اپنے آپ کو صوفیہ کے ترہات میں مشغول نہ کر......

اے لخت جگر!

میں تجھے آٹھ نصیحتیں کرتا ہوں ان پر اچھے طریقے سے عمل کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن تیرا علم تیرا دشمن بن جائے۔

ان آٹھ نصیحتوں میں سے......

چار امور ایسے ہیں جن پر عمل کرنا لازمی ہے۔

......اور......

چار امور ایسے ہیں جن کو ترک کرنا ضروری ہے۔

پہلے ان چاروں امور کا ذکر ہوتا ہے...... جنہیں چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مناظرہ نہ کرنا:

پہلی بات یہ ہے کہ......

جب تک ہو سکے کسی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ و مجادلہ نہ کرنا...... کیونکہ اس میں آفات اور مصیبتیں زیادہ ہیں...... مناظرہ مجادلہ کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے کیونکہ یہ مناظرہ......

ہر قابل مذمت خلق کا منبع ہے...... جیسے ریاکاری، حسد، تکبر، کینہ، عداوت اور فخر و مباہات وغیرہ۔

اجازت مناظرہ:

اگر تیرے درمیان اور...... کسی اور شخص کے درمیان یا تیرے اور کسی قوم کے درمیان کوئی مسئلہ پیش آجائے...... اور تیرا دلی ارادہ اور نیت ہو کہ حق ظاہر کردیا جائے...... خاموش رہنے سے کہیں حق ضائع نہ ہو جائے تو...... بحث کرنے کی اجازت ہے۔

لیکن نیت وارادہ کے صحیح ہونے کی دو علامتیں ہیں۔

(۱) حق ظاہر ہونا چاہئے :

اس بارے میں کوئی فرق نہ ہو...... کہ حق تیری زبان سے ظاہر ہو......یا دوسرے کی زبان سے۔

(۲) تجھے یہ بات زیادہ محبوب ہو کہ :

بحث و مناظرہ، خلوت و تنہائی میں ہو......بہ نسبت مجمع کے۔

مرض قلب اور اسکا علاج :

میری بات کو غور سے سنو......

میں یہاں ایک مفید بات کا ذکر کرتا ہوں۔

مشکلات کے بارے میں سوال کرنا......ایسے ہے جیسے طبیب کے سامنے دل کی بیماری پیش کرنا ہے اور ......اس کا جواب دینا مرض قلب کی اصلاح میں کوشش کرنا ہے۔

جاننا چاہئے......

جاہل لوگ، دل کے مریض ہیں۔

......اور......

علماء، طبیب و معالج ہیں۔

ناقص عالم، صحیح علاج نہیں کر سکتا......اور......

کامل عالم ہر مریض کا علاج نہیں کرتا......بلکہ کامل عالم اس مریض کا علاج کرتا ہے......جس کے بارے میں امید ہو کہ یہ معالجہ اور اصلاح کو قبول کرے گا۔

جب بیماری قدیمی ہو یا بانجھ کا مرض ہو تو وہ علاج کو قبول نہیں کرتا......پس ایسے

مرض کو دوا دینے میں مشغول ہونا...... عمر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

مرض جہالت کی اقسام :

جاننا چاہئے کہ......مرض جہالت کی چار قسمیں ہیں۔

ان میں ایک علاج کو قبول کرتی ہے......یعنی قابل علاج بیماری ہے اور باقی نا قابل علاج بیماریاں ہیں۔

نا قابل علاج بیماریوں میں...... پہلی بیماری یہ ہے کہ......

سوال اور اعتراض...... حسد اور بغض کی بناء پر ہو......

جب بھی تو اس کا جواب بڑے احسن طریقہ سے......نہایت فصاحت اور وضاحت سے دے گا تو یہ جواب باصواب اس میں مزید......بغض، عداوت اور حسد کا باعث بنے گا......اس کا آسان نسخہ یہ ہے کہ......

تو اس کا جواب ہی نہ دے......

کل العداوة قد ترجى ازالتها
الا عداوة من عاداك عن حسد

ہر عداوات و دشمنی کے ازالہ کی امید کی جاسکتی ہے......سوائے اس شخص کی عداوت و دشمنی کے جو تجھ سے حسد کی بنا پر دشمنی کرے......

پس تیرے لئے مناسب ہے کہ......

تو اس سے اعراض کرلے اور ......اس کو اس مرض کے سمیت چھوڑ دے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

پس آپ رُخ انور پھیر لیجئے ......اس بد نصیب سے جو ہمارے ذکر سے رُوگردانی کرتا ہے ......اور وہ فقط دنیاوی زندگی کا خواہش مند ہے۔

حاسد آدمی سے جو کچھ تو کہے یا اس کے لیے جو کچھ تو کرے ...... تو تیرا قول و فعل اس کے علم کی کھیتی میں مزید آگ لگادے گا۔

الحسد یا کل الحسنات کما تاکل النار الحطب

حسد نیکیوں کو یوں کھاجاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھاجاتی ہے

حماقت :

لاعلاج بیماریوں میں سے دوسری بیماری یہ ہے کہ ......

بیماری کا سبب حماقت ہو......اور یہ بیماری بھی ناقابل علاج ہے جیسے ......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے :

انی ماعجزت عن احیاء الموتی وقد عجزت عن معالجۃالاحمق

میں مردوں کے زندہ کرنے سے عاجز نہیں ...... لیکن احمق کے علاج سے عاجز ہوں۔

ایسا احمق آدمی ...... تھوڑا عرصہ طلب علم میں مشغول رہتا ہے اور ...... علوم عقلیہ اور علوم شرعیہ میں سے بہت کم سیکھتا ہے ...... پھر وہ اپنی حماقت اور سفاہت کے سبب عالم کبیر جس نے اپنی عمر عزیز علوم عقلیہ و شرعیہ کی خدمت میں صرف کردی ہوتی ہے ...... پر سوالات شروع کردیتا ہے اور اعتراضات کرنے لگتا ہے۔

یہ احمق ...... علم سے بے بہرہ ہے ......اور اس کا گمان ہے جو چیز اس کے لیے مشکل ہے ......وہ عالم کبیر کے لیے بھی مشکل ہے۔

پس جب اس احمق کو اتنا بھی علم نہیں ہوتا ...... تو اس کا سوال حماقت پر مبنی ہوتا ہے۔

پس بہتر اور مناسب یہ ہے ...... کہ ایسے احمق کے سوال کا جواب ہی نہ دیا جائے۔

ان لاعلاج بیماریوں میں ایسے مریض کا مرض بھی ہے ...... جو طالب تو ہے (لیکن تقاضاہائے طلب سے محروم ہے) اکابر، بزرگوں کے کلام میں سے ...... جو اسے سمجھ نہ آئے تو اسے اپنی ناقص فہم کے مطابق سمجھتا ہے (اور گمراہ ہوجاتا ہے)۔

اس کا سوال تو استفادہ کے لیے ہے لیکن اس کے بلید ناقص عقل ہونے کی وجہ سے وہ حقائق کا ادراک نہیں کرسکتا ...... پس ایسے آدمی کو جواب دینے میں بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

قابل علاج مرض :

وہ مرض جو قابل علاج ہے ...... اس آدمی کا مرض ہے جو طالب رشد و ہدایت ہو، عاقل ہو، معاملہ فہم ہو اور وہ حسد، غضب، شہوت، منصب و جاہ اور مال کی محبت میں مغلوب نہ ہو۔

وہ صراط مستقیم کا طالب ہو ......

اس کا سوال اعتراض، حسد نیچا دکھانے اور امتحان کی غرض سے نہ ہو ......

ایسے آدمی کا مرض قابل علاج ہے ......

پس مناسب ہے ایسے شخص کے سوالات کا جواب دیا جائے ...... بلکہ ایسے آدمی کے سوالات کا جواب دینا واجب ہے ......

واعظ نہ بننا :

ایسے امور جن کو ترک کرنا، چھوڑدینا ضروری ہے ...... ان میں دوسرا یہ ہے کہ تو

اس بات سے ڈرے اور اجتناب کرے کہ تو......

واعظ اور پند و نصیحت کرنے والا بنے...... کیونکہ اس کی آفات بہت زیادہ ہیں

وعظ کی اجازت :

ہاں وعظ کی اس وقت اجازت ہے جب تو......

جو کہے یا بیان کرے ...... پہلے خود اس پر عمل کر پھر لوگوں کو وعظ و نصیحت کر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو فرمایا گیا اس میں خوب غور و فکر کر......

یا ابن مریم ! عظ نفسك فان اتعظت فعظ الناس و الا فاستحی من ربك

اے ابن مریم!

پہلے اپنے نفس کو وعظ و نصیحت کرو...... اگر یہ نفس وعظ و نصیحت پر عمل کر گیا تو اب لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو ورنہ......

اپنے رب سے حیاء کرو......

اگر کندھوں پر وعظ و نصیحت کی ذمہ داری آن پڑے ...... تو دو باتوں اور خصلتوں سے اجتناب کرنا......

ا۔ پہلی خصلت

وعظ و نصیحت میں تصنع اور بناوٹ سے اجتناب کرنا ...... خوش کن عبارات و اشارات سے پرہیز کرنا......

راہ حق سے دور نام نہاد صوفیوں کی بے سر و پا باتیں بیان کرنے سے بچو ......اور فضول شعر و شاعری سے بھی دامن بچا کر رکھو۔

کیونکہ......

اللہ تعالیٰ تصنع اور بناوٹ کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے......کلام میں تصنع اور حد سے تجاوز باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے......

تذکیر و وعظ :

بندے کا آخرت کی آگ کو یاد کرنا......

خالق کی خدمت و عبادت میں اپنے نفس کی کوتاہیوں کو مد نظر رکھنا......اپنی گزری ہوئی عمر جو اس نے لایعنی کاموں میں برباد کر دی میں غور و فکر اور پیش آنے والی...... دشوار گزار منزلوں میں غور کرنا۔

اگر ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کیا بنے گا...... ؟

ملک الموت کی جان نکالنے کی کیفیت کیسی ہو گی...... ؟

کیا وہ منکر نکیر سوالوں کے جوابات بتانے پر قدرت رکھتا ہے...... ؟

قیامت اور مواقف قیامت میں جو اس کی حالت ہو گی......کیا اس میں بہتری کا اہتمام وانتظام کر لیا ہے...... ؟

کیا وہ صحیح و سالم پل صراط کو عبور کر جائے گا یا ہاویہ میں گر جائے گا...... ؟

پس بندے کے دل میں ان اشیاء کی یاد لگاتار آتی رہے......اور اسے بے قرار کرتی رہے......

اس آگ کا جوش مارنا......اور ان مصائب و آلام کے نوحہ کو تذکیر کہا جاتا ہے

اللہ کی مخلوقات کو خبر دینا......

اور ان اشیاء پر مطلع کرنا......

ان کی کوتاہیوں اور ان کے افراط و تفریط پر انہیں متنبہ کرنا......

اور ان عیوب کو ان کی نظروں کے سامنے کر دینا......

تاکہ......

اس آگ کی حرارت اہل مجلس کو پہنچے اور......

یہ مصائب و آفات انہیں بے قرار کر دیں......

تاکہ وہ حسب توفیق گزری ہوئی عمر کا تدارک کر سکیں......اور وہ دن جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر گذر گئے ......ان کے لیے باعث حسرت اور پشیمانی ہوں......

یہ تمام اشیاء اس طریقہ پر وعظ کہلاتا ہے......

تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں کہ......

دریا میں طغیانی ہو اور طغیانی کا رخ کسی عزیز کے گھر کی جانب ہو......اور وہ عزیز اور اس کے اہل خانہ گھر میں موجود ہوں تو تو اس لمحہ کہے......

بچو بچو دریا کی خونخوار لہروں سے بھاگ جاؤ......

کیا اس ناگہانی آفت کے وقت تیرا دل یہ چاہے گا......کہ تو اپنے عزیز کو پُر تکلف عبارات، فصیح و بلیغ نکات و اشارات سے خبر دے یقیناً تیرا دل ایسا نہیں چاہے گا۔

پس یہی حال واعظ کا ہے اسے بھی چاہئے کہ ان باتوں سے یعنی پُر تکلف عبارات مسجع و مقفع کلام اور فصیح و بلیغ نکات سے اجتناب کرے۔

۲۔دوسری خصلت :

تیرے وعظ و نصیحت میں تیرا ارادہ اور خواہش یہ نہ ہو......کہ لوگ تیری مجلس

میں دوڑ کر آئیں......وجد ظاہر کریں......کپڑے پھاڑیں پھر یہ کہا جائے......

یہ مجلس بہت اچھی ہے......

کیونکہ یہ سب دنیا کے نشانِ راہ ہیں......اور ریاکاری کی علامات ہیں اور یہ چیز حق سے غافل ہونے کی بناء پر پیدا ہوتی ہے......

بلکہ مناسب یہ ہے کہ......

تیرا عزم و ہمت ہو کہ تو لوگوں کو بلائے......

دنیا سے آخرت کی طرف......

معصیت (گناہ) سے اطاعت کی طرف......

حرص و لالچ سے زہد و بے رغبتی کی طرف......

بخل سے سخاوت کی طرف......

غرور و تکبر سے تقویٰ و طہارت کی طرف......

اور تو ان کے دل میں آخرت کی محبت ڈال دے......اور دنیا کو ان کی نظروں میں قابل نفرت بنا دے......

اور تو انہیں عبادت و زہد کے علم سے آراستہ کر دے......

کیونکہ انسانی طبعیتوں میں غلبہ ہے شریعت مطہرہ کی سیدھی راہ سے پھرنے کا ......اور ان امور میں کوشش کرنے کا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہیں......

اور ردی اور بیہودہ عادات و اطوار میں مشغول ہونے کا......

ان احوال میں تجھ پر لازم ہے کہ تو......

انکے دلوں میں ہیبت ڈال دے......

انہیں ڈرا اور...... انہیں خبر دار کر ان خوفناک باتوں سے جو انہیں پیش آنے والی ہیں۔

ایسا کرنے سے شاید ان کے باطن کی صفات میں تبدیلی رونما ہو...... اور ان کے ظاہر کا معاملہ بھی تبدیل ہو...... اور وہ اللہ کی اطاعت میں حرص و رغبت کا مظاہرہ کریں...... اور معصیت (گناہ) و نافرمانی سے رجوع کا اظہار کریں......

یہی وعظ و نصیحت کا طریقہ ہے......

ہر وہ وعظ جو...... ایسا نہ ہو وہ وعظ کہنے والے کے لیے اور ہر سننے والے کے لیے وبال ہے۔

بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے...... کہ وہ مختلف رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے جو مخلوق کو صراط مستقیم سے دور کر دیتا ہے اور انہیں ہلاکت کے گھڑے میں پھینک دیتا ہے۔

پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے وعظ کہنے والے سے دور بھاگیں کیونکہ اس قسم کی بات کہنے والا ان کے دین میں...... اس طرح فساد پیدا کر دے گا کہ شیطان بھی اس جیسا فساد پیدا نہیں کر سکتا۔

جس کے بازوؤں میں قوت و طاقت ہو اس پر واجب و لازم ہے...... کہ وہ ایسے شخص کو، مسلمانوں کے منبر سے نیچے اتار دے اور اسے روک دے...... ان امور سے جو وہ سرانجام دیتا ہے......

کیونکہ ایسا کرنا امر بالمعروف اور نہی المنکر کے زمرہ میں داخل ہے......

امراء اور سلاطین سے میل جول رکھنا :

ایسے امور جن کو ترک کرنا ضروری ہے...... ان میں تیسرا امر یہ ہے...... امراء اور

سلاطین سے راہ و رسم نہ رکھا جائے...... اور تو ان کو دیکھنا بھی گوارا نہ کرے...... کیونکہ ان کا دیکھنا، ان کی ہم نشینی اور ان سے راہ و رسم...... اور روابط بہت بڑی آفت ہیں......

اگر تو ان امور میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے تو......

ان کی مدح و ثناء سے اپنے آپ کو دور رکھ...... کیونکہ اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے جب فاسق و ظالم کی تعریف و توصیف کی جائے اور...... جس نے ان ظالم امراء کی درازیٔ عمر کی دعا کی تو اس نے اپنے عمل سے اس بات کو پسند کیا کہ...... زمین میں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔

امراء کے ہدیہ اور عطیہ کو قبول نہ کرنا :

ایسے امور جن کا ترک کرنا لازم ہے...... ان میں چوتھا امر یہ ہے...... کہ امراء کے عطیات اور ان کے ہدایا کو قبول نہ کیا جائے...... اور اگرچہ تجھے علم ہے کہ یہ مال حلال ہے کیونکہ ان کی جانب سے طمع و حرص دین کو برباد کر دیتی ہے کیونکہ اس سے مداہنت پیدا ہوتی ہے ان کی جانب رعایت اور...... ان کے ظلم میں موافقت پیدا ہوتی ہے۔

یہ سب کچھ دین میں فساد ہے......

اس کا کم سے کم نقصان یہ ہے کہ......

جب تو ان عطیات اور ہدایا کو قبول کر لے گا...... اور ان کی دنیا سے نفع و فائدہ حاصل کر لے گا تو لازماً ان سے محبت کرے گا اور جو کسی سے محبت کرتا ہے...... اس کی درازیٔ عمر کا خواہاں ہوتا ہے اور بالضرورة اس کی بقا کا طلب گار ہوتا ہے......

اور ظالم کی بقاء میں محبت کرنا اللہ کی مخلوق پر اس کے ظلم کا ارادہ کرنا ہے......اور
کائنات کو برباد کرنے کا ارادہ کرنا ہے۔

پس کون سی چیز ہے......جو اس سے زیادہ دین وعاقبت کو ضرر پہنچانے والی ہو......اور
بچو، بچو اس بات سے کہ تو دھوکہ کھا جائے......شیاطین کی فریب کاریوں سے......

اور بچنا کہیں دھوکہ نہ کھا جانا بعض لوگوں کی اس بات سے کہ......افضل و اولیٰ یہ
ہے کہ تو ان سے درہم و دینار وصول کرے اور اسے تقسیم کرے......فقراء اور
مساکین کے درمیان کیونکہ یہ لوگ مال خرچ کرتے ہیں فسق اور نافرمانی میں......

تیرا ضعیف اور کمزور مسلمانوں......کو مال و دولت خرچ کرنا ان اصحابِ معصیت پر
خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

کیونکہ شیطان لعین نے......اس وسوسہ سے بہت سے لوگوں کی گردنوں کو کاٹ
کر رکھ دیا......یعنی انہیں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

اور بھی بہت سے آفات ہیں......جنہیں ہم نے......احیاء العلوم الدین میں ذکر
کر دیا پس ان امور کو وہاں تلاش کرو۔

اب ان چار امور کا ذکر ہوتا ہے......جن کا کرنا تیرے لئے بہت مناسب ہے۔

اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا :

وہ امور جن کو سرانجام دینا ضروری ہے ان میں پہلا یہ ہے کہ تو......

اپنے تمام معاملات کو......اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے......اس حیثیت سے کہ اگر
تیرے ساتھ وہی......معاملہ تیرا غلام کرے......تو اس معاملہ میں اس سے
راضی ہو جائے......اور تیرا دل اس پر تنگ نہ ہو اور نہ تجھے غیظ و غضب آئے۔

اور وہ بات جسے تو ناپسند کرتا ہے......کہ تیرا مجازی غلام تجھ سے کرے ایسی بات اللہ
تعالیٰ کے لیے بھی کرنے سے خود باز رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو......تیرا حقیقی آقا ہے۔

جو اپنے لئے پسند ہے لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو :

دوسری بات یہ ہے کہ......

جب بھی تو لوگوں سے معاملہ طے کرنے لگے......تو ان سے اس طرح برتاؤ کر
جس طرح تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ برتاؤ کریں۔

کیونکہ......

لا یکمل ایمان عبد حتی یحب لسائر الناس ما یحب لنفسه

بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا......جب تک وہ تمام لوگوں کے
لیے وہی پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آخرت سنوارنے والا علم حاصل کرو :

تیسری بات یہ ہے کہ :

جب تو کوئی علم حاصل کرنا چاہے......یا کسی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہے تو تیرا علم و
مطالعہ ایسا ہونا چاہئے......جو تیرے دل کی اصلاح کرے اور تیرے نفس کو طیب و
طاہر کر دے۔

جیسے......

اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ......تیری عمر صرف ایک ہفتہ ہے تو لازمی بات ہے......
کہ تو اس وقت علم فقہ و خلاف، علم اصول و کلام اور ان جیسے علوم میں ہرگز مشغول
نہیں ہوگا......کیونکہ تجھے علم ہے کہ یہ علوم اب تجھے کوئی فائدہ نہ دیں گے۔

بلکہ ......

تو اپنے دل کی نگرانی میں مشغول ہو جائے گا......

اپنے نفس کی صفات کو پہچانے گا......

تعلقات دنیا سے منہ موڑ لے گا......

اپنے نفس کو مذموم اخلاق سے پاک کرے گا......

اور اللہ تعالیٰ کی محبت ......اور اس کی عبادت میں مشغول ہو جائے گا اور اپنے نفس کو اوصاف حسنہ سے متصف کرے گا۔

الغرض......

بندے پر کوئی دن اور رات ایسا نہیں گزرتا مگر......اس بات کا امکان ہے کہ اس میں اس کی موت واقع ہو جائے۔

اے لخت جگر!

مجھ سے ایک اور بات سنو......اور اس میں خوب غور و فکر کرو اتنا غور و فکر کرو...... کہ تجھے نجات کی راہ مل جائے۔

اگر تجھے اطلاع دی جائے......بادشاہ وقت ایک ہفتہ کے بعد تجھ سے ملنے کے لئے آرہا ہے۔

تو مجھے معلوم ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ......

تو اس عرصے میں جس جس جگہ بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے......اس کی اصلاح اور درستگی میں مشغول ہو جائے گا مثلاً تو......

اپنے کپڑے صاف کرے گا، بدن کی دیکھ بھال کرے گا......

گھر کو آراستہ کرے گا اور بستر صاف ستھرا کرے گا......

اب غور و فکر کر میں نے کس جانب اشارہ کیا ہے......تو تو بڑا فہیم اور سمجھدار ہے دانا و بینا کے لیے تو ایک ہی بات کافی ہوا کرتی ہے......

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم

اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت......اور تمہارے ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا ......بلکہ اس کی نظر تو تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں پر ہے......

اگرچہ......تو احوال قلب کے علم کا ارادہ رکھتا ہے......تو احیاء العلوم وغیرہ میری تصنیفات کا مطالعہ کرو...... یہ علم، علم احوال قلب، فرض عین ہے......اور اس کے علاوہ باقی علوم کا حصول، فرض کفایہ ہے...... مگر اتنی مقدار فرض ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کیے جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ اتنی توفیق عطا فرمائے کہ......تو علم احوال قلب حاصل کر لے۔

بقدر ضرورت روزی رکھو:

چوتھی بات یہ ہے کہ......

ایک سال سے زائد گھر میں اناج نہ رکھنا......(یہ ایک سال بھی اس لئے کہ بندہ دلجمعی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے)......جیسے حضور ﷺ اپنوں کے بعض حجرات کے لیے ایسا کرتے تھے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اللھم اجعل قوت آل محمد کفافا

اے اللہ آل محمد ﷺ کی روزی اتنی رکھنا......جتنی انہیں ضرورت ہو......

(ضرورت سے زائد نہیں)

آپ اپنوں کے تمام...... حجرات کے لیے ایسا نہ کرتے تھے بلکہ ......

آپ کی ازواج مطہرات میں سے...... جو یقین کی خصوصی دولت سے مالامال تھیں (جیسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تو...... حضور ﷺ ان کے لئے دن بلکہ آدھے دن سے زائد روزی کا اہتمام نہ فرماتے تھے۔

اے لختِ جگر!

میں نے اس رسالہ میں تیرے سوالوں کے جوابات لکھ دیئے ہیں......اب تیرے لیئے یہی مناسب ہے کہ تو ان پر عمل کرے......

ایک اور اہم بات کہ ......اپنی نیک اور صالح دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا نہ بھولنا ......اے میرے بیٹے تو نے یہ لکھا میں تیرے لئے کوئی دعا لکھ بھیجوں۔

دعائیں احادیث مبارکہ کی کتب صحاح میں بے شمار ہیں......وہاں سے تلاش کرو۔

ایک دعا لکھتا ہوں اس دعا کو اپنے قیمتی لمحات میں پڑھو...... خصوصاً نمازوں کے بعد ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگو۔

اللهم انى اسئلك من النعمة تمامها ومن العصمة دوامها ومن الرحمة شمولها ومن العافية حصولها ومن العيش ارغده و من العمر اسعده ومن الاحسان اتمه ومن الانعام اعمه ومن الفضل اعذبه ومن اللطف اقربه۔

اللهم كن لنا ولا تكن علينا اللهم اختم بالسعادة اجالنا وحقق بالزياده امالنا و اقرن بالعافية غدونا و اصالنا و اجعل الى رحمتك مصيرنا و مالنا واصبب سجال عفوك على ذنوبنا ومن علينا باصلاح عيوبنا واجعل

التقوى زادنا وفى دينك اجتهادنا وعليك توكلنا واعتمادنا۔

اللهم ثبتنا على نهج الاستقامة واعذنا فى الدنيا من موجبات الندامة يوم القيامة وخفف عنا ثقل الاوزار و ارزقنا عيشة الابرار و اكفنا و اصرف عنا شر الاشرار و اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و امهاتنا و مشائخنا من النار برحمتك يا عزيز يا غفار يا كريم يا ستار يا حليم يا جبار ......

يا الله...... ياالله...... ياالله......يارحيم......يا رحيم......يا ارحم الراحمين و يا اول الاولين و يا آخر الاخرين و يا ذالقوة المتين و يا ارحم المساكين و يا ارحم الارحمين لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری نعمتوں کا سوالی ہوں......ادھوری نعمتیں نہیں مکمل نعمتیں عطا فرما......

میں تجھ سے گناہوں سے پاک وصاف ہونا مانگتا ہوں......دن دو دن کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے......

میں تجھ سے رحمت مانگتا ہو......جو میرے تمام امور و معاملات کو شامل ہو۔

میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں جو ہمیشہ مجھے حاصل رہے......

میں تجھ سے خوشحال زندگی مانگتا ہوں......

سعادتوں سے لبریز عمر طویل مانگتا ہوں......

کامل و مکمل احسان مانگتا ہو......

عمومی انعام واکرام مانگتا ہوں......

تیرے فضل وکرم سے میٹھے اور شیریں فضل کا سوالی ہوں......

ایسے لطف کا سوالی ہوں جو تیری بارگاہ کے اور قریب کردے......

اے اللہ...... تو ہمارا ہو جا......

تو ہمارے برخلاف نہ ہونا......

ہماری زندگیوں کا اختتام سعادت و نیک بختی سے کرنا......

ہماری امیدیں پوری کردے بلکہ امیدوں سے بڑھ کر عطا فرما......

ہماری زندگیوں کی صبحیں، ہماری زندگی کی شامیں عافیت سے ہمکنار فرما......

ہمارا انجام و اختتام اپنی رحمت کی جانب فرما......

ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنے عفوو مغفرت کے بڑے بڑے ڈول انڈیل دے......

ہمارے عیوب کی اصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما......

تقویٰ کو ہمار زادِ راہ بنا......

ہماری زندگی کی ساری کوششیں اپنے دین کی خدمت میں صرف فرما......

اے اللہ...... تیری ہی ذات پر ہمارا توکل اور ہمارا بھروسہ ہے......

اے اللہ...... استقامت کی شاہراہ پر ثابت قدم رکھنا......

دنیا میں ہمیں ایسے کاموں سے بچائے رکھنا جن کے سبب قیامت کو ندامت اٹھانی پڑے گناہوں کا بوجھ ہم سے ہلکا کردے......

ہمیں نیک اور صالح لوگوں جیسی زندگی عطا فرما......

اے اللہ تو ہمیں کافی ہو جا......

ہم سے شریر لوگوں کے شر کو دور فرما......

ہمیں ہمارے آباء واجداد کو ہماری ماؤں بہنوں کو اور ہمارے مشائخ کرام کو جہنم کی

آگ سے آزاد فرما......

یہ سب کچھ رحمت و کریمی سے عطا فرما......

یا عزیز...... یا غفار......

یا کریم...... یا ستار......

یا حلیم...... یا جبار......

یا اللہ...... یا اللہ......

یا اللہ...... یا اللہ......

یا رحیم...... یا رحیم......

یا ارحم الراحمین......

یا اول الاولین...... یا آخر الاخرین......

یا ذالقوۃ متین...... یا ارحم المساکین

یا ارحم الراحمین......

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحَانَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ

وصلى الله على سيدنا محمد واله و صحبه اجمعين

والحمد لله رب العالمين

محمد کریم سلطانی

16-10-1992

2 بج کر 45 منٹ بعد دوپہر

درود پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۳) درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

(۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دوجہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

(۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

(۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

(۱۱) قیامت کے دن سید دوعالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

(۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

(۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

کلمہ کفر : (محمد ﷺ غیب کیا جانیں)

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے.....یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ (سورہ توبہ آیت نمبر ۷۴)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بے شک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

ابن جریر اور طبرانی اور ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا، سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ "خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے" دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ؕ

(سورہ التوبہ، آیت نمبر ۶۵، ۶۶)

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ

تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

انه قال فی قوله تعالی ولئن سالتهم لیقولن انما كنا نخوض ونلعب ط قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی كذا وما یدریه بالغیب

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی ، اس کی تلاش تھی ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد ﷺ بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں............؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹا کرتے ہو ، بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر ، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد ﷺ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

اقوال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

۱۔ جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے اللہ نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔

۲۔ اولیاء اللہ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور مشابہت کرنا کسی دن ولی اللہ کر دیتا ہے۔

۳۔ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔

۴۔ جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا اس نے سب کچھ پالیا۔

۵۔ جس سے اللہ و رسول ﷺ کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔